عالمی اسلامی بیداری

ڈاکٹر اختر مہدی رضوی

علم وآگہی اور نت نئی ایجادات واختراعات کے اس دور میں رونما اور کامیاب ہونے والے اسلامی انقلاب کے قائد عظیم الشان حضرت امام خمینیؒ نے ۱۹۶۳ء میں انقلاب کے ابتدائی مراحل میں بڑی وضاحت کے ساتھ اس حقیقت کا اعلان کردیا تھا کہ ان کی انقلابی سرگرمیوں کا بنیادی مقصد اسلام محمدی کا تحفظ احیا اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی تبلیغ وترویج کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایرانی معاشرہ سے اسلام نابود ہوچکا تھا۔ نہیں، اسلام تو تھا مگر اس کی روح نیم مردہ حالت میں تھی۔ دوسری عبارت میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایرانی معاشرہ میں غیر اسلامی اور فاسد سرگرمیوں اور بدعنوانیوں کا ایسا بول بالا تھا کہ امام خمینیؒ جیسے غیرت دار مذہبی رہنما اس کی تاب نہ لاسکے اور انہوں نے فقط خداوند عالم کی لازوال طاقت اور خالی ہاتھ مگر اٹل ارادہ سے مالا مال ایرانی قوم پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی انقلابی سرگرمیوں کا سلسلہ شروع کردیا جس کا مقصد اسلام کو گھر اور مسجدوں کی چہار دیواری سے نکال کر ملّت اسلامیہ ایران کی زندگی کا اہم جز قرار دینا تھا۔ وہ اپنے اس الٰہی مشن میں ہمہ تن سرگرم ہوگئے۔ اور چودہ سال تک مختلف النوع مسائل ودرد انگیز مصائب کا سامنا کرتے ہوئے انہوں نے اس عظیم انقلاب کی راہ میں ہزاروں فرزندان توحید کی قربانیاں پیش کیں لیکن ان کے اٹل ارادہ میں ہلکی سی غیر اسلامی لچک اور ان کے پای ثبات میں ذرہ برابر لغزش نہیں آئی اور اپنے فرزند عزیز مصطفیٰ خمینی کی شہادت کے بعد غریب الوطنی کے عالم میں عراق میں اخباری نمائندوں کے سامنے ٹھوس لہجے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ ”مصطفیٰ ودیعہ ونعمت الٰہی تھے۔ اپنے مالک حقیقی کی بارگاہ میں واپس چلے گئے۔“ وطن سے دور جلاوطنی کا زمانہ ہویا وطن کے بعد دس روز کی مختصر سی مدت میں اسلامی جمہوری حکومت کی تشکیل کے ابتدائی مراحل، امام خمینیؒ اپنے اقوال وارشادات اور اعمال وکردار کے ذریعہ لوگوں کو یہ باور کراتے رہے کہ کائنات کا خالق ومالک خدای وحدہٗ لاشریک ہے اور ہر مسلمان کا یہ فریضہ ہے کہ وہ ہر حال میں راضی بہ رضای الٰہی رہے۔ اسلامی بیداری کا راز اسی عقیدہ میں مضمر ہے۔

امام خمینیؒ یکم فروری ۱۹۷۹ء کو وطن واپس آگئے۔ بہشت زہرامیں شہداء انقلاب کو خراج عقیدت پیش کرنے کے بعد وہ اسلامی جمہوری حکومت کی تشکیل میں سرگرم ہوگئے اور اسلامی احکام وعقائد کی پیروی کرتے ہوئے کسی قسم کے خون خرابہ کے بعد ڈھائی ہزار سالہ ظالم شاہی حکومت کو نابود کرتے ہوئے یہ ارشادفرمایا۔''فقط جمہوری اسلامی ، نہ یک حرف نہ یک حرف زیاد۔'' ملک گیر پیمانہ پراستصواب عامہ کے دوران ۹۸.۲٪ ایرانی عوام نے اپنے رہبر کی اس تجویز پر مہر تصدیق ثبت کردی۔ یہ ایران میں اسلامی بیداری کی تجدید کا دوسرا اہم مرحلہ تھا۔ اس کے بعد رہبر انقلاب نے قرآن وسنت کی بنیاد پرآئین کی تدوین ، ملک گیر پیمانہ پر درسی کتابوں کی ازسرنو تالیف واشاعت اور ملک کے سیاسی ، سماجی ثقافتی اور تہذیبی نظام کو اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ کرنے کا سلسلہ شروع کیا اور عالمی ماہرین سیاست نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ صدر اسلام کے بعد دنیا میں پہلی بار ایسی اسلامی جمہوری حکومت قائم ہوگئی جس کا آئین قرآنی احکام اور سیرت رسولؐ پر مبنی ہے۔ یہ اسلامی بیداری کا تیسرا مرحلہ تھا جس کے دوران فرانسیسی اخبار کے نمائندہ سے گفتگو کرتے ہوئے امام خمینیؒ نے ایرانی حکومت کی خارجہ سیاست کی وضاحت میں ایسا اعلان کیا تھا جس نے ان کے وفاداروں کو بھی حیرت زدہ کردیا تھا۔ جی ہاں! قرآنی احکام سے استفادہ کرتے ہوئے امام خمینیؒ نے جس وقت ''لاشرقیه ولاغربیه'' کے ذریعے اپنے دور کی دونوں مشرقی ومغربی بڑی طاقتوں کی نفی وتردید کرتے ہوئے'' فقط جمہوری اسلامی'' کی بات دہرائی تھی اس وقت کسی کے ذہن میں یہ خیال بھی نہیں پیدا ہوا تھا۔ پوری دنیا دو بڑے قطب کے درمیان بٹی ہوئی تھی اور جملہ وہی شخص کہہ سکتا تھا جو خدا شناسی کے میدان میں یکتای روزگار ہو۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ جب ان سے یہ کہا گیا کہ آپ نے ایران کو ترقی کی راہ سے تقریباً سوسال پیچھے ڈھکیل دیا ہے تو آپ نے نہایت اطمینان کے ساتھ ارشادفرمایا تھا کہ ''درحقیقت میں ایران کو چودہ سو برس پیچھے لے جانا چاہتاہوں۔'' ان کا مقصد یہ تھا کہ میں ایران کو حقیقی اسلام محمدی کا پیرو دیکھنا چاہتا ہوں۔ جی ہاں ! امام خمینیؒ نے اپنے ارشادات عالیہ اور اپنے اعمال وکردار کے ذریعہ حقیقی اسلام محمدی کے سلسلے میں قصداً پھیلائی گئی بدگمانیوں کو دورکرنے کی بھرپور کوشش کی اوراس میں بڑی حدتک کامیاب بھی ہوئے۔ وہ باربار لوگوں کو یہ باور کراتے رہے کہ دنیا والوں کے سامنے اگرحقیقی اسلام پیش کیا جائے تو یہ دنیا تو حقیقی اسلام کی پیاسی ہے۔ وہ اکثرعلماء ودانشوروں سے یہ فرمایا کرتے تھے کہ اسلامی انقلاب کی کامیابی حکومت واقتدار کی تبدیلی نہیں بلکہ ہماری علمی،

اخلاقی، سیاسی، سماجی اور ثقافتی قدروں میں تبدیلی آنی چاہئیے۔ ہمارے انداز فکر اور ہمارے شعور میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ وہ اکثر اسلامی انقلاب کو دنیا کے دیگر ممالک میں برآمد کرنے کی بات بھی کہتے تھے جس سے اس انقلابی فکر کی ترسیل مقصود تھی جو لوگوں کے اذہان عالیہ کو بیداری و آگہی کی دولت سے مالامال کردیتی ہے اور جس کو حاصل کرنے کے بعد دنیا کی تمام نعمتیں خود بخود حاصل ہوجاتی ہیں چنانچہ اس دولت کو حاصل کرنے کے بعد لوگ اصلاح معاشرہ سے قبل اپنی اصلاح میں سرگرم ہوجاتے ہیں ان لوگوں کو اس حقیقت کا بھی بخوبی اندازہ ہوا کرتا ہے کہ خودی اور خودشناسی کے بغیر خداشناسی ایک امر محال اور فعل عبث ہے۔ درحقیقت امام خمینیؒ اپنے ساتھ کوئی نئی شریعت لیکر نہیں آئے تھے بلکہ گذشتہ کئی صدیوں کے دوران اسلام حقیقی کے چہرے پر جو گرد وخاک جم گئی تھی اس کو انہوں نے اپنے شہداء کے خون سے ایسا صاف کردیا کہ حقیقی اسلام محمدی کے نور سے پوری دنیا منور ونورانی ہوگئی اور ہر طرف اسلامی بیداری کی زور دار لہر سی دکھائی دینے لگی۔ ایران کے پڑوس میں واقع افغانستان میں اسلامی بیداری کے سیلاب نے مشرق کی عظیم طاقت روس کو نہ صرف افغانستان سے بھاگ کھڑے ہونے پر مجبور کردیا بلکہ مشرقی بڑی طاقت کی نابودی کی زمین ہموار کردی اور قومیت کے دلدل میں پھنسی ہوئی فلسطینی تحریک نے پرچم اسلام کے سایہ میں پناہ حاصل کرلی اور فلسطینی مجاہدوں نے دنیاوالوں پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح نمایاں کردی کہ جس جنگ کو عرب واسرائیل جنگ کے نام سے یاد کیا جارہا ہے وہ درحقیقت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف وہ جنگ ہے جس کا مقصد اسلام اور مسلمانوں کی نابودی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ واضح رہے کہ اسلامی بیداری نے اپنی مقبولیت اور کامیابی کے ان عظیم الشان مراحل کو اس وقت طے کیا تھا جب ایران پر خوفناک مصلحانہ جنگ اپنے شباب پر تھی اور دنیا کی دونوں بڑی طاقتوں کے تیارکردہ مہلک اسلحوں اور عرب حکمرانوں کی طرف سے فراہم شدہ پٹرول ڈالر کی ریل پیل تھی اور ایسا محسوس ہورہا تھا کہ یہ جنگ ایران کو صفحۂ ہستی سے نابود کردے گی لیکن امام خمینیؒ کی ثابت قدمی نے دنیاوالوں کو غیر معمولی حیرانی میں مبتلا کردیا۔ جی ہاں ! جس کا اعتقاد وایمان اس خدا پر ہو جو ابابیل جیسی چڑیا اور جو چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے خانۂ کعبہ کی نابودی پر کمر بستہ ہاتھی سوار ابرہہ کے لشکر کو عبرتناک نابودی سے ہمکنار کردیتا ہے وہ اپنے اٹل ارادہ سے کیسے الگ ہوسکتا ہے۔ اور جس کے سامنے حسینی انقلاب کا نمونہ موجود ہو جو تلوار پر خون کی، باطل پر حق کی اور ظالم پر مظلوم کی کامیابی کی داستان رقم کرچکا ہو اس کے یہاں اطمینان کے علاوہ کسی

قسم کی گھبراہٹ کا کوئی سوال ہی نہیں اُبھرتا۔

بہرحال اسلامی انقلاب ہویا اسلامی بیداری کی عالمی تحریک دونوں کو سمجھنے کے لئے اسلام محمدی کا مکمل تعارف حاصل کرنا لازمی ہے۔ مذہب اسلام سے ناواقف انسان چاہے اپنے دور کا بڑا سے بڑا مفکرودانشور کیوں نہ ہو اسلامی انقلاب اور اسلامی بیداری کو سمجھنے سے قاصر ہوگا۔ ساری دنیا اس حقیقت سے بخوبی واقف ہے کہ ظہور اسلام کے موقع پر تمام اسلام دشمن طاقتوں کی کوشش یہ تھی کہ دنیاوالوں کوصحیح اور حقیقی اسلام کا تعارف حاصل نہ ہوسکے۔ ابتدائی مرحلہ مین پیغمبر اکرم پر پتھر برسائے گئے۔ انہیں طرح طرح کے مصائب وآلام کا شکار بنایا گیا اور شعب ابی طالبؑ میں پیغمبرؐ اور مسلمانوں پر اقتصادی ناکابندی عائد کردی گئی اور مکہ سے مدینہ ہجرت کے بعد خوفناک جنگوں کا لامتناہی سلسلہ چھڑ گیا لیکن پیغمبرؐ نے اپنی دس سال لگاتار کوششوں سے فتح مکہ کے موقع پر دس ہزار سے زیادہ مسلمانوں کے ساتھ سرزمین مکہ میں ایک فاتح اور کامیاب کی حیثیت سے دوبارہ داخل ہوئے۔ دشمن کے مہلک پروپگنڈوں کے برعکس وہ اپنے جانی دشمنوں کے لئے بھی سایۂ رحمت ثابت ہوئے۔لیکن اسلام دشمن طاقتوں کو اسلام کی حقیقی طاقت کا بھرپور اندازہ ہوگیا لہٰذا دشمن نے منافقانہ راہ وروش اختیار کرلی جس کا پہلانمونہ جنگ صفین میں دکھائی پڑا۔شامی لشکر کو جیسے ہی یہ اندازہ ہوا کہ ذراسی دیر میں حضرت علیؑ کے لشکر کو فتح حاصل ہونے والی ہے، فوری طور پر قرآن نیزے پر بلند کردئے گئے اور یہ تبلیغاتی روش اختیار کی گئی کہ قرآن کے فیصلے پر عمل کرو۔ مولای متقیان باربار دہراتے رہے کہ یہ مکروفریب ہے جنگ جاری رکھی جائے لیکن اسلام دشمن پروپگنڈہ کے آگے ان کی ایک نہ چلی اور مختصرسی مدت میں نبی کا کلمہ پڑھنے والوں کی غفلت کا یہ عالم ہوا کہ یزید نے خلیفۃ المسلمین کی حیثیت سے نواسۂ رسولؐ حسینؑ مظلوم سے بیعت کا مطالبہ کرنے لگا۔ جھوٹی اور بے بنیاد تبلیغات کی وجہ سے اسلام ، پیغمبرؐ اسلام اور ان کی اولاد واہلبیتؑ سے مسلمانوں کی ناواقفیت اتنی بڑھ گئی کہ متعدد مقامات پر حسینؑ مظلوم کو لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کہنا پڑا ’’لوگو! مجھے اچھی طرح پہچان لو۔ میں تمہارے پیغمبرؐ کا نواسہ حسینؑ ہوں۔‘‘ ان تمام باتوں کے باوجود معرکہ کربلا میں حسینی انقلاب نے ایسی عظیم الشان کامیابی حاصل کرلی جو قیامت تک رونما ہونے والے انقلابات کے لئے نمونۂ عمل اور اسلامی بیداری تحریک کے علمبردار کا کردار انجام دے سکے۔ جی ہاں! حسینی انقلاب قیامت تک رونما ہونے والے انقلابات کے لئے مشعل راہ اور اسلامی بیداری تحریک کی بقا کی ضمانت ہے۔ گذشتہ چودہ صدیوں کے دوران

باطل طاقتوں نے اسلامی بیداری کو منحرف کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن ائمہ معصومین علیہم السلام نے اپنے افکار وعقائد اور اعمال وکردار کے ذریعہ حقیقی اسلام محمدی کا صحیح تعارف پیش کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ اسلامی بیداری اور حقیقی اسلام محمدی کی تبلیغ و اشاعت کی راہ میں قید خانہ کے مصائب بھی جھیلے مگر اپنے الٰہی مشن کو جاری رکھا۔

واضح رہے کہ ۶۰ھ میں کربلا کی سرزمین پر رونما ہونے والا حسینی انقلاب ہو یا اس کی پیروی میں ۱۹۷۹ء میں رونما ہونے والا انقلاب خمینیؒ ہو، دونوں کا مقصد دنیا مین اسلامی بیداری کو فروغ دیتے ہوئے دنیا والوں کے سامنے حقیقی اسلام محمدی کا صحیح تعارف پیش کرنا ہے۔ آج دشمن پہلے سے کئی گنا زیادہ خطرناک ہیں۔ یہ اسلامی بیداری کے نتیجے میں اسلامی اور انسانی اقدار کا احترام کرتے ہوئے جو انقلابی تحریک دکھائی دیتی ہے اس کا گلا گھونٹ دینے میں ذرہ برابر ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔ چنانچہ الجزائر میں نجات اسلامی فرنٹ کی انقلابی سرگرمیوں کو ظلم وبربریت اور اسلحوں کی طاقت کے ذریعہ گمنامی کے گڑھے میں ڈھکیل دیا گیا۔ اس ملک کے عام چناؤ میں Islamic salvatian party کے جس سیاسی لیڈر نے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کئے تھے اسے فوری طور پر نابود کردیا گیا اور قتل وغارتگری کا یہ رویہّ اس وقت تک جاری رہا جب تک یہ اسلامی پارٹی نابود نہیں ہوگئی۔ اسلامی انقلاب کے سلسلے میں اسلام دشمن طاقتوں کا منصوبہ یہ تھا کہ امام خمینیؒ کی وفات کے بعد ایران اور امام خمینیؒ کی شخصیت کے درمیان فاصلہ پیدا کرتے ہوئے اپنی مہلک اسلام دشمن سرگرمیوں کا سلسلہ شروع کریں گی لیکن ان لوگوں کے اس شرمناک منصوبے پر اس وقت پانی پھر گیا جس وقت رحلت امامؒ کے بعد نئی ایرانی پارلیامنٹ تشکیل عمل میں آئی اور رہبر معظم آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای نے اس پارلیامنٹ کی افتتاحیہ تقریر کے دوران ارشاد فرمایا۔ ’’حضرت امام خمینیؒ کے نام کے بغیر دنیا میں کہیں بھی اس انقلاب کی کوئی شناخت نہیں ہے۔‘‘ ان کے اس پرزور بیان سے اسلام دشمن عناصر اور ان کے آقاؤں کے حوصلے پست ہوگئے اور دوسری طرف دنیا کی تمام انقلابی جماعتوں اور اسلامی بیداری تحریک میں سرگرم افراد اور جماعتوں کے حوصلے بلند ہوگئے۔

اسلامی بیداری کی عالمی تحریک کے سلسلے میں اسلامی انقلاب سے قبل سید جمال الدین افغانی، سید محمد قطب، شیخ محمد شلتوت اور اخوان المسلمین سے وابستہ دیگر مصری علماء کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اس بات کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ انقلاب اسلامی ایران کی کامیابی کے بعد امام

خمینی ہر سال حج جیسی عظیم عالمی کانگریس کے دوران امت اسلامیہ عالم کے نام ایک پیغام جاری کرتے تھے۔ ۱۹۸۸ء میں جاری کیے گئے اپنے اس پیغام میں انہوں نے بڑی وضاحت کے ساتھ کہا تھا۔'' ملت اسلامیہ عالم کے خادم کی حیثیت میں خواب غفلت میں پڑی ہوئی مسلمان اقوام کی بیداری میں میری جو ذمہ داری تھی وہ پوری کردی۔ اب دنیا کے مسلمان قوموں کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے حقوق کی بحالی بازیابی کے لئے آگے بڑھیں۔'' ان کے اس بیان سے ساری دنیا میں اسلامی بیداری کی لہر سی پیدا ہوگئی اور خمینی مشن کو جان سے زیادہ عزیز رکھنے والے ان کے جانشین آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای نے اسلامی بیداری میں سرگرم ان تحریکوں کی حمایت وپشت پناہی شروع کردی۔ فلسطینی اور لبنانی جانبازوں نے اس میدان میں سبقت حاصل کی اور لبنانی مجاہدوں نے ۲۰۰۶ء میں اسلامی رہنما حسن نصر اللہ کی قیادت وسرپرستی میں ۳۳ روزہ جنگ کے دوران اسرائیلی جنگجوؤں کے چھکے چھڑا دیئے اور جولوگ اس خام خیالی کا شکار تھے ان کو بھی پتہ چل گیا کہ یہ محض ایک بے بنیاد پروپگنڈہ ہے کہ اسرائیل ایک ناقابل شکست طاقت کانام ہے۔ ایسا کچھ نہیں ہے اس مختصر سی جنگ کے دوران اسلامی بیداری سے مالامال لبنانی مجاہدوں کے سامنے اسرائیلی فوج کو گھٹنے ٹیکتے ہوئے اور جنگ بندی کی فریاد کرتے ہوئے دنیاوالوں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

بات صرف لبنان ہی تک محدود نہیں رہی بلکہ اسلامی بیداری کے متوالوں نے اپنی انقلابی سرگرمیوں کے ذریعے امریکی اور اسرائیلی اشاروں پر رقص کرنے والے حاکم مصر حسنی مبارک کی ظالم حکومت کا کام تمام کردیا۔ بحرین ،یمن، تیونیشیا، لیبیا، عمان اور سعودی عرب کے علاقوں میں اسلامی بیداری کی حمایت میں مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ اردن کے عوام میں بھی اسلام پسندی اور اسلامی بیداری کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ افغانستان ہو یا ملک شام ناٹو کی ظالمانہ سرگرمیوں کے خلاف اسلام پسندوں کے ذریعہ عالمی اسلامی بیداری تحریک کی حمایت روز روشن کی طرح عیاں ہوتی جارہی ہے۔ ملک عراق سے امریکی فوجیوں کا انخلا ان کی مرضی سے نہیں بلکہ اسلامی بیداری کے زبردست دباؤ کا نتیجہ ہے۔ مختصر لفظوں میں اگر اسلامی بیداری پر مشتمل اسلامی علاقوں میں رونما ہونے والی ان انقلابی سرگرمیوں کو ''اسلامی بیداری کی بہار'' کے نام سے تعبیر کیا جائے تو زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے جس کی مرکزیت اسلامی جمہوریۂ ایران کو حاصل ہے جس کے خلاف ہر روز امریکی اور اسرائیلی دھمکیوں کا سلسلہ جاری ہے لیکن ملت ایران اپنے قائد عظیم الشان آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کی قیادت و

رہنمائی کے سایہ میں ان دھمکیوں سے قطعی لاپرواہ اپنے انقلابی اور علمی مشن کی ترقی میں ہمہ تن سرگرم ہے اور اس ملت کو اپنے خالق ومالک حقیقی کی لازوال طاقت اور اپنے قائد کی قیادت پر اٹوٹ بھروسہ اورصرف ملت اسلامیہ عالم ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام حق پسند، آزادی طلب ، انصاف دوست اور دنیا کی سامراجی اور استکباری طاقتوں کو خاطر میں نہ لانے والی آزادفکراقوام کے نام یہ پیغام ہے کہ ایران میں آج جوعلمی، سماجی، سیاسی،ثقافتی اور صنعتی ترقی دکھائی دے رہی ہے وہ درحقیقت دین مبین اسلام کا گرانقدرعطیہ ہے جو بنی نوع انسان کو انسان دوستی ،خوداعتمادی اور خدا اعتمادی کا درس دیتاہے اگر دنیا ان الٰہی تعلیمات کو گلے لگالے توہرممکن خوشی وخوشحالی اس کا نصیب بن جائے۔ ایسی تعلیمات کے مجموعہ کانام اسلام ہے اور یہی حقیقی ''راہ اسلام'' ہے۔ والسلام

☆